بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۶ — نمبر ۶

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ اگست ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ — ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

تربیت اولاد نمبر ۵	۳/۵	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ دہلی
اخلاق فاضلہ	۵/۱۰	" مریم صاحبہ قادیان
زندگی	صـ ۱۱	" ص نسیم قادیان
تعلیم نسواں	۱۲/۱۳	" اقبال بیگم صاحبہ قادیان
صفائی اور پاکیزگی	۱۴/۱۵	" لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڑھ
ششماہی رپورٹ لجنہ اماء اللہ دہلی	۱۵/۱۸	" خضر سلطانہ صاحبہ دہلی
لجنہ اماء اللہ قادیان ـ متفرقات	۱۸/۱۹	

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نطقِ زباں تیرا - دُرِّ عدن کی مالا ۔ تیرا وجود گویا کشتِ عمل کا لالہ۔
تُو بحرِ سرمدی کی آغوش میں پلی ہے ۔ نورانی موج تجھ کو گوہر بنا گئی ہے۔
نقشِ قدم سے اپنے تُو جنت آفریں ہے ۔ خاکِ قدم پہ نازاں فردوس کی زمیں ہے
اَوجِ حدیث پر تُو - خورشیدِ خاوری ہے ۔ نکہت فروشِ رضواں دلکی ترے کلی ہے
تیری زباں مجسّم - فرمانِ شاہِ دیں ہے ۔ لُطفِ کلام تجھ پر صد ناز آفریں ہے
باغِ ارم کا تحفہ - تُو ایک ہی کلی ہے ۔ اِسلام کے چمن میں کھِل کر جو گُل بنی ہے
تیرے قدم سے پیدا - ذرّوں میں روشنی ہے ۔ ریگِ عرب کو جس سے تاروں سے برتری ہے
دریائے معرفت میں عفّت کی تُو ہے پُتلی ۔ شاہد ہے جس پہ اب تک تطہیرِ ذو المنن کی
صد نور آفریں ہے تُو نورِ شمعِ دیں ہے ۔ نخلِ ادب سے تیرے صد راوی خوشہ چیں ہے
تُو صدرِ بزمِ نسواں اے اُمّ مومنیں ہے ۔ فاروق تیرا بیٹا - تو اُمّ بہتریں ہے۔

(میرزا سیف اللہ خان - فاروق صادق ایجرٹن کالج بہاولپور)

بیرون ہند بقایا داران مصباح

مصباح کے بہت سے خریدار بیرون ہند ایسے ہیں۔ جن کی طرف سے ہمیں چندہ مصباح وصول نہیں ہوا کئی ایسے جو ۱۹۲۹ء بلکہ ۱۹۲۸ء سے بقایا دار ہیں ناموں کی فہرست اگلے اخبار میں چھاپ دیجائیگی - مہربانی فرما کر اپنے اپنے ذمے کا بقایا - اور پیشگی چندہ بابت ۱۹۳۲ء ارسال فرمائیں + (مینجر)

ولادت

اہلیہ مرزا غلام سرور صاحب کوٹلہ مغلاں کے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا ۲۲-۷-۳۲

(۲) خیر النساء بیگم صاحبہ کے بھائی محمد حسین صاحب کے ہاں پہلی لڑکی پیدا ہوئی خدا تعالیٰ مبارک کرے + ۸-۷-۳۲

اس سے پہلے خیر النساء بیگم مردان صاحبہ کو اپنے تایا زاد بھائی کی ناگہانی موت سے سخت صدمہ پہنچ چکا ہے۔ اللہ صبر کا. (اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد
نمبر ۵

قوا انفسکم واھلیکم نارا - وکونوا مع الصادقین

ہم سب کی یہ ایک نیک اور اعلیٰ خواہش ہے۔ کہ ہمارے بچے نیک ہوں۔ ہونہار ہوں اور دین و دنیا میں کمالات حاصل کریں۔ مگر ساتھ ہی اسبات کا افسوس بھی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اکثر لوگ بے پرواہی کرتے ہیں۔ اور بعض ان باتوں سے بچوں کو نہیں روکتے۔ جن سے اُن کو روکنا چاہیئے۔ وہ دن بدن بری صحبتوں سے متاثر ہوتے جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے بچے نمازوں میں شامل نہیں ہوتے۔ جلسوں میں نہیں آتے + دینی کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ تعلیم میں شوق ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ راتوں کو غائب رہتے ہیں۔ سینما۔ تھیٹر۔ اور تماشوں میں کثرت سے جاتے رہتے ہیں۔ بدچلن اور آوارہ لڑکوں کی صحبت میں رہتے ہیں۔ اس طرح سب دینی اور دنیاوی امتحانوں میں فیل ہو جاتے ہیں +

صحبت اور سوسائیٹی کا اثر

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

جو شخص آگ سے کھیلے گا۔ وہ ضرور اک روز کپڑے جلائے گا۔ اور جو صاف پانی سے غسل کریگا۔ وہ ضرور صاف و ستھرا ہو جائیگا۔ عطار کی دوکان میں بیٹھنے سے ضرور کپڑے خوشبودار ہو جاویں گے۔ نیم کے پاس بیری کا درخت ہو تو ضرور بیر کڑوے ہو جاویں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بُری صحبت جلد اثر کرتی ہے۔ لہذا بچوں کو بُری سوسائیٹی سے محفوظ رکھنا چاہیئے بُری صحبتیں دنیا میں ہی جہنم کا نمونہ ہیں۔ اور صحبت صالحین اور صادقین دنیا میں ہی بہشت ہے۔ خدا پرست انسان کی صحبت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیمیا سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کیمیا باشد دمے در صحبتش۔ یعنی ایک لمحہ ایسے انسان کے پاس گذرنے سے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور وہ زمین سے آسمان ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ ایک ساعتِ سعید ہوتی ہے۔

جب انسان انہیں دیکھ کر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر تا ہے جس کے بعد مجاہدہ پھر جاری رہتا ہے

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ بچوں اور طالب علموں کو خراب سوسائیٹی سے بچانا چاہیئے جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم بھی در اصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی۔ پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں۔ کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی عزت چاہیئے نہیں کرتے اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ انکے منہ سے دہریت کی بو آتی ہے۔ پس آج ہاتھ سے گئے بالکل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملہ سے بڑھکر ہے۔ بیرونی حملہ کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے۔ سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں۔ اور دہریت اور لامذہبی کے عقاید حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں۔ تو یہ نقص پیدا ہی نہ ہو دیکھو ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی فاحشہ عورتوں کے پاس چھوڑ دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کر کے شراب کی عادت ڈال دیجائے۔ پھر اُسے کہیں کہ پردہ کر تو اس سے یہ ممکن نہیں یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی عادت پڑ چکی ہے۔ اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کو بھیج دینا۔ اور پھر ان سے اسبات کا طلبگار ہونا۔ کہ یہ سچے مسلمان ہوں ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں۔ وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں" *

نصاب تعلیم

ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کیلئے بہترین نصاب انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ قرآن شریف میں بار بار انبیاء علیہم السلام کے قصّے درج کئے ہیں جنمیں بہت نصائح اور عبرت حاصل کرنے کے سامان ہیں۔ خصوصاً حضرت یوسف علیہ السلام کے قصّے کو تو اللہ تعالےٰ نے احسن القصص فرمایا ہے جو نوجوانوں کے لئے تو خاص طور پر موزون اور نصیحت آمیز ہے (لڑکیوں کے لئے حضرت ہاجرہ اور مریم صدیقہ وغیرہ پاک بیبیوں کی قصّے اُسوۂ حسنہ ہیں) ویسے اس میں یہ بھی پیشگوئی تھی کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل یوسف علیہ السلام ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں ایسی ہی کامیابی عطا فرمادیگا۔ یہی غرض اور نبیوں کے قصّوں کے بیان کرنے کی ہے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے۔ کہ ہم عظیم الشان انسانوں کی زندگیوں کے مطالعہ کرنے سے اپنی زندگی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان بنا سکتے ہیں۔ یہ واقعی اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے +

جماعت احمدیہ کی کامیابی کے متعلق بھی اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پڑھتے ہیں۔ تو ایسی ہی پیشگوئیاں ہمیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے "لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں۔ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہو۔ یوسف کو دیکھ اور اسکے اقبال کیطرف فتح کا وقت قریب ہے۔ اور فتح نزدیک ہے" +

اس سے دوسرے درجے پر اولیاء کرام کے سوانح حیات ہیں۔ اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کے حالات زندگی۔ فاتحان اسلام کے سوانح بھی بہت ضروری ہیں۔ ان تمام زندگیوں کے پڑھنے سے دل میں عزم۔ شجاعت۔ استقلال اور اللہ پر یقین حاصل ہوتا ہے +

دنیا کے کاموں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔ بلکہ یہی عہد لیا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اسلئے ایسے انسانوں کے سوانح حیات جنہوں نے دنیا میں اعلےٰ درجے کی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ ان کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ کیونکہ دوسرے

لوگ خالی ہماری اچھی مذہبی تعلیم کو نہیں دیکھتے بلکہ وہ ہماری لیاقتوں کو دیکھتے ہیں۔ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو دنیا بھی دین ہی ہو جاتی ہے۔ اگر دنیاوی علوم حاصل کر کے ہم شفقت علیٰ خلق اللہ کو مدنظر رکھیں + فقط والسلام

(صغریٰ بیگم از نئی دہلی۔)

اخلاق فاضلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مینے اسکو اسلئے پسند کیا ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات وراء الوراء ہے۔ اس کا تعلق اور اسکی رویئیت ہونی ہی صفات کے انعکاس سے ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تخلقوا باخلاق اللہ۔ یعنے تم خدا سے ملنا چاہتے ہو تو خدا تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر جذب کرو۔ اور اپنے اخلاق صفات الہیہ کے مطابق بناؤ۔ سو ہر عادت کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس کی حقیقت سے اس حد تک واقفت ہو۔ جس حد تک کہ اس کے ابنائے جنس کے لئے اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا ممکن ہے۔ اس کے اثرات کو اپنی ذات پر پڑتا ہوا مشاہدہ کرے۔ اسلام کا ارتقاء اخلاق فاضلہ سے ہے۔ اور اتحاد بھی یہی چاہتا

ہے۔ اخلاق عربی کا لفظ ہے۔ اس کا واحد خلق ہے۔ خلق کے معنے لغت میں۔ طبیعت عادت۔ مروّت کے ہیں۔ جس سے مراد کسی دوسرے سے کشادہ پیشانی اور اچھے معاملہ سے پیش آنا ہے۔

رہا یہ سوال کہ ہم اپنی عادات اور اخلاق کے درست کرنے کے لئے کونسا پہلو اختیار کریں۔ اور کس کو نمونہ بنائیں۔ اس کے لئے ہمیں زیادہ تفکر اور دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً۔ ترجمہ:۔ بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی اتباع یعنے پیچھے چلنے میں نیک نمونہ ہے۔ اس شخص کیلئے جو امید رکھتا ہے۔ آخرت کے دن کی اور اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ با اخلاق انسان بننے کیلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین نمونہ کافی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی شان میں فرمایا ہے۔ وانک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ ترجمہ اے رسول تو تو اخلاق کے عظیم الشان مرتبے پر ہے۔ سب سے پہلا خلق حلم یعنے نرمی ہے۔ اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی کے بارہ میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ ترجمہ: پس بوجہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے تو نرم ہے۔ ان کیلئے اگر ہوتا تو سخت زبان، بے رحم دل والا۔ البتہ بھاگ جاتے تیرے گرد سے نرمی ایک ایسی چیز ہے۔ جو قسی القلب کو اپنا بنا لیتی ہے۔

حلم ہی ایک پہلا خلق ہے۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا۔ اور یہی بڑا گر تھا۔ کہ جس سے وہ تمام جنگجو عرب اور وحشی قبائل اللہ اکبر کا نعرہ لگاتی ہوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف دیکھیں۔ آپ پر کسقدر مصائب آلام آئے۔ مختلف اذیتوں کا سامنا ہوا۔ حتےٰ کہ جھوٹا خونی مقدمہ لوگوں نے دائر کر دیا طرح طرح کی مخالفتیں ہوئیں گالیوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں۔ معاندین نے ناخنوں تک زور لگایا کہ سلسلہ احمدیہ کا چشمہ پھوٹنے نہ پائے۔ اسکا بانی گمنام ہی رہے۔ لیکن آجکل آپ دیکھتی ہیں۔ کہ کسقدر ہزارہا انسان آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور آپکا نام اکناف عالم میں آفتاب کیطرح اللہ تعالےٰ کے ید قدرت سے چمک اٹھا اللہ تعالےٰ کی دونوں صفات ہیں وہ شدید العقاب بھی ہے۔ اور وہ غفور رحیم بھی ہے۔ چونکہ دین کے پھیلانے والوں کا اکثر تند مزاج والوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے یہ خلق حلم نہایت مضبوطی کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے۔ تا مخلوق خدا پر بھی یہ بہترین خلق بردباری اچھی طرح ظاہر ہو جائے +

چونکہ ہمارا فرض نرمی سے دین کو پھیلانا ہے۔ اسلئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے اوقات کا اکثر حصہ بجائے اپنی زیب و زینت اور ہر وقت سنگار وغیرہ میں لگانے کے دین کی اشاعت میں صرف کریں۔ ہماری زینت ہمارا زیور ہمارا دین اسلام ہے۔ جب اس کی زینت کو دینے کیطرف ہمنے توجہ نہ کی اور اس کی خدمت کو نظر انداز کر کے اُس کا کوئی کام نہ کیا تو پھر حیف ہے ہماری زندگی پر اور افسوس ہے ہمارے ایسے جینے پر۔ اس سے تو پھر مرنا ہی بہتر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اَے خُدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

اِسلام ہمیں اعلےٰ اخلاق سکھاتا ہے۔ صبر کرو۔ ہر حال میں شکر گذار رہو۔ احسان کرو۔ سچ بولو۔ میانہ روی لوگوں کے درمیان اصلاح کرو۔ خوف خدا۔ قناعت۔ ایثار۔ مواسات اور حلم حیا۔ خندہ روئی سے لوگوں سے ملو۔ وفا مہمان نوازی بیمار کی عیادت کرو۔ اور امانت و دیانت داری سے کام لو۔ وہ فرماتا ہے۔ ہر برے فعل سے بچو۔ مثلاً غیبت۔ چغلی۔ جھوٹ۔ ایذارسانی تجسس اور لوگوں کی باتیں سننی۔ لوگوں کے خطوط پڑھنے اور عیب ظاہر کرنے دھوکہ دینا احسان جتانا۔ بغاوت اور جسمانی عذاب دینے بیجا ریا، اور بیہودہ بکواس۔ لغو قسمیں کھانی۔ خوشامد کرنی۔ چوری، قتل ظلم، تجارت میں دھوکہ بازی۔ ماؤں کی نافرمانی۔ کثرت سوال۔ بزدلی۔ ایسے امور میں دخل دینا جن سے ہر با اخلاق انسان کو مجتنب رہنا چاہیئے بچتے رہو +

اَب میں چند باتیں اخلاق فاضلہ کی آپ کے سامنے بیان کرتی ہوں۔ جن پر ہر طالبِ اخلاق انسان کا عمل پیرا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ایک اُن میں سے صُلح ہے جس کی نسبت اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ اَصْلِحُوا ذَاتَ بَیْنِکُمْ۔ ترجمہ:۔ سنو اور ہر ایک ایسی بات کو جو باہم بگاڑ کا موجب ہو۔ سو اس ارشاد الٰہی کے ماتحت ہر ایک مومن عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسی بات سے پرہیز کرے۔ جو باہم بگاڑ کا باعث بنے۔ نیز اُسے چاہیئے۔ کہ جہاں بگاڑ دیکھے فوراً ایسی کوشش کرے۔ کہ جس سے بگاڑ دور ہو جائے۔ اِسلئے کہ ناراضگی تین دن سے زائد مومن کیلئے روا نہیں ہو اگر کوئی بہن خدانخواستہ کسی بہن سے ناراض ہو جائے۔ تو تیسری کو چاہیئے۔ کہ بمطابق حکم الٰہی اِن دونوں کے درمیان صُلح کروا دے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا ضروری امر جو اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ سچائی کا اختیار کرنا ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالےٰ کلام مجید میں فرماتا ہے:- یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ ترجمہ:- اے ایمان والو اللہ کا خوف کرو۔ اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ طالبِ اخلاق انسان کو چاہیئے۔ کہ سچ پر دوام رکھے۔ اس لئے تمام دنیا کے کاروبار کا مدار و انحصار سچ پر ہی ہے سچ بولنے والا انسان ہمیشہ دنیا میں باوقار رہتا ہے۔ خفت و ندامت اس کے قریب بھی نہیں آتے۔ سچ بولنے والی عورت خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی سچوں میں شمار ہوتی ہے۔ اور خدا کی رضا کا موجب جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے:- لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا۔ یعنے ہمیشہ جو بندہ سچ بولتا اور سچائی کی تلاش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک صدیق کا مرتبہ پاتا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی کے بالمقابل جھوٹ ہے جس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جھوٹ اور شرک کو برابر کی برائی ٹھہرا کر ایک آیت میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:- فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بچو بُت پرستی کی ناپاکی سے بچو جھوٹی بات سے

پھر فرماتا ہے۔ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ۔ ترجمہ:- اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے جھوٹوں پر۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اَلْكِذْبُ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ۔ جھوٹ آگ کیطرف راہ دکھاتا ہے۔ تو وہ بات جس کے کرنے میں اپنی ذلت و خواری اور خدا سے دوری کا موجب ہو۔ اسے ترک کر دینا نہایت ضروری ہے۔ کیا آپ نے کوئی جھوٹ سنا یا دیکھا۔ جسے دنیا میں عزت و افتخار حاصل ہوا ہو +

با اخلاق عورت کو چاہیئے کہ وہ لغو اور واہیات باتوں سے اپنے آپ کو بچائے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے منہ سے ایسے کلمات نکالے جو اس کے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے مفید ہوں۔ اور اگر کوئی ایسی عورت جسکے منہ سے ایسی باتیں نہیں نکلتیں جن سے دوسروں کو فائدہ پہنچے تو پھر اسکے لئے حکم ہے۔ کہ وہ خاموش رہے۔ حدیث ہے:- مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ۔ کیا معنے جو شخص ایمان لاتا ہے۔ اللہ اور پچھلے دن پر۔ پس چاہیئے۔ کہ وہ بہتر کہے۔ اگر بہتر بات نہیں کہہ سکتا۔ تو خاموش رہے۔ یہ زبان چونکہ انسان کو جہنم تک پہنچاتی ہے اسلئے اسکو بری اور فضول باتوں سے مقفّل کرنا ہی بہتر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ هَلْ یَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ

اِلّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ لوگوں کو آگ میں انکے چہروں کے بل اوندھے گرانیوالی بجز ان کی زبانوں کی کٹائی کے اور کچھ نہیں۔ لہذا غیر مفید قیل وقال بمطابق مذکورہ بالا حدیث کے ممنوع ہے۔ کیونکہ زبان کو آزاد چھوڑنے کا نتیجہ جہنم ہے +

وہ اخلاق جنکا اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان میں سے ایک رحم ہے۔ جس کی تعریف یہ ہے۔ کہ دوسرے کی مصیبت یا نقص دیکھکر دل میں ایسا درد پیدا ہو کہ دیکھنے والا اس درد کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس مصیبت میں سمجھے اور اس شخص کی مصیبت دور کرنے کے لئے ایسی کوشش کرے۔ جیسی اپنے سلئے مصیبت دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسبات کو ہر ایک بہت اچھی طرح آزما سکتی ہے مثلاً جب کسی کے گھر میں کوئی ماتم ہو جائے تو گھر والوں کی مصیبت و رنج اندوہ کو دیکھکر ادھر ادھر سے آنے والی مستورات بھی رونے لگجاتی ہیں۔ تو غیر کے رونیکا سببب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اس دیکھنے والی نے دوسرے کے دکھ کو اپنے دل میں محسوس کیا ہے۔ اور اسکے اظہار کیلئے وہ بھی ان پر ایسی مجبور ہوئی ہے۔ جیساکہ خود گھر کے لوگ حدیث شریف میں ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنحضرت کا ایک نواسہ لایا گیا۔ جو نزع و جانکنی کیحالت میں دم توڑ رہا تھا۔ اس کی تکلیف دیکھکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے بارش کیطرح آنسو بہنے لگے۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ آپ بھی روتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک رحم ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے بعض انسان تو دوسرے کی حالت سے ایسے متاثر ہوتے ہیں۔ کہ جو بیماری دوسرے کو ہوتی ہے وہ بھی ان کو لگجاتی ہے۔ رحم کرنے کے بارہ میں نبی کریم صلعم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ فِی السَّمَآءِ۔ زمین والوں پر رحم کرو۔ تا آسمان والا تم پر رحم کرے۔ پھر ایک اور حدیث ہے جسمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔ کیا معنے کہ جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی تعظیم و عزت نہیں کرتا۔ وہ میری اُمت میں سے نہیں ہے۔ رحم کو گناہوں کی معافی دلانے میں خاص دخل ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک فاحشہ عورت یعنے کنچنی تھی۔ جس نے ایک کوئیں میں اتر کر پانی پیا جب باہر آئی تو اس نے ایک کتّے کو پیاس کیحالت میں کیچڑ چاٹتے دیکھا۔ تب اس عورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دل میں رحم اٹھا اور اس نے کہا کہ اس کُتے کو بھی پیاس نے ویسا ہی ستایا ہے جیسے مجھے ستایا تھا۔ یہ کہکر اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور کوئیں میں اتری اور منہ میں موزہ پکڑ کر چڑھی اور گڑھا کھود کر کتے کیلئے اس میں پانی ڈالا اور اتنی بار پانی لائی کہ کتے نے سیر ہو کر پی لیا۔ اس عورت کے رحم کرنے کے عوض میں اللہ تعالےٰ نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اُسے نیک بننے کی توفیق عطا کی اور کتے پر رحم کرنا ہی اس عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو گیا۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کے دلوں میں عجیب عجیب طرح کا رحم موجزن ہوتا ہے۔ اب میں آپ کو ایک اور واقعہ کا ذکر سناتی ہوں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اوّل تھے۔ جب فوت ہو گئے۔ تو ان کے فوت ہونے کے بعد حضرت عمرؓ دوئم خلیفہ مقرر ہوئے۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گھر آئے اور انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیوی صاحبہ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں۔ جسکو حضرت ابو بکرؓ خصوصیت کیساتھ کرتے ہوں اور خود آپ ہی کرتے ہوں۔ کسی دوسرے کو آگاہ نہ کرتے ہوں۔ بیوی صاحبہ نے فرمایا۔ عصر کے بعد ہر روز وہ ایک نرم روٹی روغنی پکواتے تھے۔ اور ایک پہاڑ کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ اسطرف چلے جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فاروق نے بھی روٹی پکوائی اور پہاڑ کی طرف چلے گئے۔ وہاں تلاش کرنے سے انہوں نے ایک آدمی ایسا پایا جو ہاتھ پاؤں اور آنکھوں سے معذور تھا۔ تب حضرت عمرؓ نے روٹی کا ٹکڑا توڑا۔ اور لقمہ بنا کر اس شخص کے منہ میں ڈالا لقمہ پڑتے ہی وہ شخص رو پڑا۔ اور کہا کہ افسوس آج ابو بکر فوت ہو گیا ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ آپ کو کیا تکلیف پہنچی تب اس شخص نے کہا کہ میرے منہ میں چبانے کی طاقت نہیں۔ ابو بکرؓ پہلے لقمہ نرم کر لیتے تھے۔ جب حلق سے اترنے کے قابل ہو جاتا۔ تو میرے منہ میں ڈال دیتے تھے، آپ نے جب ثابت لقمہ ڈالا جو میرے چبانے کے قابل نہ تھا۔ میں نے سمجھا کہ آج ابو بکر نہیں ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے بھی لقمہ چبا کر اس شخص کے منہ میں ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ان پاک روحوں پر جنہوں نے ہمارے لئے ایسے پاک اعلےٰ اخلاقی نمونے چھوڑے +

اب میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم۔ اور غریب نوازی کے ساتھ آپ سب کو اور مجھ کو بھی اس پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے + آمین فللّٰہ الحمد۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(خاکسارہ مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

مصباح:۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ آپ نے بہت قابل قدر... باتیں لکھی ہیں۔ سب بہنوں کو اسپر عمل کرنے کی توفیق ملے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی

افسردہ طریق سے ہمیں صرف یہ ہی نہ سمجھاؤ۔ کہ زندگی ایک بے حقیقت خواب ہے نہیں کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہماری روح بالکل فنا ہو جائے۔ وہ صرف غفلت کی نیند سو جاتی ہے +

زندگی اصلی اور ایک حقیقی شے ہے۔ وہ خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

اس کا وجود واقعی ہے۔ یہ خیال درست نہیں کہ قبر ہی انسانی زندگی کا انجام ہے +

"تو خاک ہے اور آخر خاک ہی ہو جانا ہے" روح کی نسبت نہیں کہا گیا۔ نہ خوشی یا رنج ہی ہماری زندگی کی غرض و غایت ہے۔ یعنے ہم اس دنیا میں خوشی یا رنج کے لئے نہیں آئے۔ ہمارا مقصد صرف ایسے عمل کرنا ہے۔ کہ ہر دوسرے دن ہم اپنے تئیں آج کے دن سے بہتر پائیں +

ہنروں کی کوئی انتہا نہیں۔ ان کے سیکھنے کے لئے عمر دراز چاہیئے۔ اور وقت ہے کہ گذرا جا رہا ہے۔ ہمارے دل کیسے ہی مضبوط اور بہادر کیوں نہ ہوں۔ وہ دھیمی آواز کے ڈھولوں کی طرح ہر دم کوچ کا نقارہ بجا رہے اور قبر کی راہ دکھا رہے ہیں۔ یعنے جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے موت ہم سے قریب تر ہوتی جاتی ہے +

دنیا کو ایک وسیع میدانِ کارزار سمجھو۔ اس میں تھکے ہاروں کی طرح کام مت کرو۔ بلکہ ایک جنگی بہادر بن کر زندگی کی کشمکش کا مقابلہ کرو!

آئندہ کے بھروسہ پر مت رہو۔ خواہ وہ کیسا ہی مُسرّت بخش کیوں نہ ہو۔ نہ گذرے زمانہ کی کچھ پرواہ کرو۔ موجودہ زمانہ سے کام لو! جو جیتا جاگتا کام تمہارے پاس موجود ہے +

تمہارے سینے میں دل ہے۔ سر پر خدا ہے پس مضبوط اور سچے دل سے خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے حقیقی اور سچے فرائض بجالاؤ۔

جو لوگ دنیا میں کچھ کر کے دکھا گئے ہیں۔ ان سب کی زندگیاں ہمیں سکھاتی ہیں۔ کہ ہم اپنی زندگی کو یوں مفید اور کار آمد بنا سکتے ہیں +

جسطرح اِن ناموروں کی زندگیاں صفحہ ہستی کی زینت ہیں۔ اُسی طرح ہماری بھی ہو سکتی ہیں +

اِن کے نشان پا یعنے اقوال و افعال کی یادگاریں صفحہ دنیا پر موجود ہیں۔ انکی پیروی کرنے سے ہم اپنے وجود کو کچھ کا کچھ بنا سکتے ہیں +

اِن نشانات کو دیکھکر یقیناً ہر ایک شکستہ پا اور شکستہ دل مسافر جو سفرِ زندگی میں ہستی کے پُر رُعب سمندر پر بادبانی کر رہا ہے۔ پھر کمرِ ہمت باندھ سکتا ہے +

آؤ! کمرِ ہمت چست باندھ کر کام کریں۔ اور یہ اندیشہ بالکل دل میں نہ لائیں کہ ہمارے حصے میں کہیں بری قسمت نہ لکھی ہو +

ہمیشہ کام کرنا اور ثابت قدمی سے اسمیں لگا رہنا۔ : محنت اور انتظار کرنا سیکھیں۔ یعنے اولوالعزمی اور مضبوط ارادے سے کام کریں اور اپنی کوشش میں کسی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم نسواں

میری معزز و عزیز بہنو!
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

کل ایک بے علم لڑکی کے واقعہ نے مجھے تعلیم پر مضمون لکھنے کے لئے مجبور کیا۔ امید ہے۔ کہ آپ میرے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو نظرِ حقارت سے نہیں دیکھیں گی۔ بلکہ جو کوئی بھی غلطی ہو گی اسی معاف کریں گی۔ میرا یہ مضمون تعلیم کے متعلق ہے۔

تعلیم جسقدر لڑکوں کے لئے ضروری ہے۔ اسی قدر لڑکیوں کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ بہت جگہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر والدین اپنی لڑکیوں کو بالکل جاہل رکھتے ہیں۔ وہ اِن کو تعلیم دینی پسند نہیں کرتے جب ان سے اسکی وجہ دریافت کیجاتی ہے۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ اجی ہمنے کوئی ان سے نوکری کرانی ہے پڑھ لکھکر لڑکیاں آوارہ بے ادب بد تہذیب ہو جاتی ہیں۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ میں اسبات کو ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں کہ تعلیم حاصل کرنے سے کسی قسم کا نقصان ہوتا ہے۔ تعلیم ہی انسان کو ہر ایک کا ادب لحاظ سکھاتی ہے۔ اگر ہم جاہل رہیں تو پھر اس صورت میں ہم کسی کا بھی ادب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جاہل پن کیوجہ سے جو بات منہ میں آئی وہی بڑوں کو کہدی۔ تعلیم ہمیں ہر ایک کا درجہ بتاتی ہے۔ چنانچہ آپ چھوٹے بچوں کو ہی دیکھ لیں۔ کہ جب وہ باتیں کرنی سیکھتے ہیں۔ تو جو باتیں ہم ان کو بچپن میں سکھاتے ہیں۔ وہی بڑے ہو کر وہ بھی کرتے ہیں۔ اگر ان کو بُری باتیں سکھائیں۔ تو وہی سیکھ جائینگے۔ بعض والدین اپنے بچوں کو شروع سے گالیاں دینی سکھاتے ہیں مگر تعلیم یافتہ والدین شروع ہی سے اچھی اچھی باتیں سکھاتے ہیں۔ تاکہ بچہ بڑا ہو کر سب کا اچھی طرح ادب کرے انسان جو کچھ بھی اچھی یا بُری باتیں حاصل کرتا ہے۔ وہ بچپن سے سیکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر ہم چھوٹوں کے ساتھ نرمی کریں تو پھر کوئی وجہ ایسی نہیں۔ کہ وہ ہمارا ادب، کا لحاظ نہ کریں۔ اسی طرح سکھلانے سے تو جانور بھی سیکھ جاتے ہیں۔ تو انسان جو عقلمند ہستی ہے۔ وہ کس طرح نہ سمجھے۔ اپنا ادب ہم صرف نرمی کے ذریعے سے کرا سکتے ہیں۔ اور کوئی طریقہ نہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ پڑھ لکھکر لڑکیاں آوارہ ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی بالکل بیہودہ خیال ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں ہمیشہ اپنی اور اپنے والدین کی عزت کا خیال رکھتی ہیں۔ وہ جو کام بھی کرتی ہیں۔ سوچ سمجھ کر کرتی ہیں۔ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے مقابلہ میں دیہات کی اکثر لڑکیاں جو بالکل جاہل ہوتی ہیں جو اپنی عزت اور اچھی بری باتوں کی پہچان نہیں کر سکتیں۔ آوارہ گردی کے خیالات ان کے اندر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ لڑکی شاید کوئی ایسی ہو گی۔ جس کے اندر بد قسمتی سے اس قسم کے خیالات پائے جاتے ہوں بعض یہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض کرتے ہیں - کہ ہماری لڑکیاں پردہ نشین ہیں - ہم ان کو کس طرح سکول میں بھیج سکتے ہیں انکا یہ اعتراض قابلِ تسلیم . . . . نہیں ہے - پردہ کوئی ایسی چیز نہیں جو کاموں میں روکاوٹ پیدا کرے - اگر پہلے زمانہ کی عورتوں کیطرف خیال کیا جائے - تو وہ آجکل کی عورتوں کی نسبت زیادہ کام کرتی تھیں - باوجود پردہ میں رہنے کے - جسوقت جنگ ہوتی تھی - تو یہ اپنے مردوں کی مدد کرتی تھیں - اور جو کوئی بیمار ہو جاتا تھا - ان کی تیمارداری کرتی تھیں کیا انکا پردہ نہیں تھا یا ان کے مرد غیرت نہ رکھتے تھے - سب کچھ تھا - لیکن انہوں نے لوگوں کو دکھایا کہ ہم پردہ بھی کرتی ہیں! اور اپنی ہر ایک ضرورت بھی پوری کر سکتی ہیں - ان سب باتوں سے میری غرض تعلیم حاصل کرنے کی ہے - جس طرح بھی ہو سکے اپنی لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہیئے - ان کو اس نعمت سے بالکل محروم نہ رکھیں - دیکھو ہندو اور عیسائی قوموں نے کسقدر ترقی کی ہے - سب سے کمزور فرقہ ہے تو وہ مسلمانوں کا ہی ہے - اس کی یہ وجہ ہے - کہ مسلمان عورتیں تعلیم کیطرف بہت کم توجہ رکھتی تھیں - مگر اب خدا کا خاص فضل ہے کہ اب ہماری مسلمان بہنوں کو تعلیم کا بہت شوق ہو گیا ہے - یاد رکھو کہ کوئی قوم اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتی جبتنک کہ ان کی عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں مسلمان عورتیں صرف چار دیواری میں بیٹھنا جانتی ہیں اور کوئی بات ان کے دماغ میں نہیں آتی - کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے - کہ سسرال والے اپنے ہمسایوں کے ساتھ بہن بھائیوں کا سا سلوک رکھتے ہیں - اور ایسے رہتے ہیں کہ جیسے سگے بہن بھائی ہیں - مگر ایک جاہلہ لڑکی کے آنے سے طرح طرح کے جھگڑے فساد شروع ہو جاتے ہیں - حالانکہ اگر اُسے تعلیم ہوتی اور اپنے والدین کی عزت کا خیال ہوتا - تو ہرگز ایسی واہیات باتیں نہ کرتی - سسرال میں تو لڑکی کو ایسے رہنا چاہیئے جیسے کہ منہ میں زبان ہی نہیں ہے - مگر وہ اپنی جہالت کیوجہ سے ایسی زبان دراز ہو جاتی ہے - کہ پاس پڑوس والے تنگ پڑ جاتے ہیں - اسلئے آپ اپنی لڑکیوں کو ضرور تعلیم دیویں حضرت صاحب بار بار یہی کہتے ہیں - کہ آپس میں صلح کرو - جب تک صلح نہ ہو قوم ترقی نہیں کر سکتی اب آپ بتائیں کہ کونسی ایسی تدبیر کریں کہ باہمی لڑائی جھگڑے ختم ہوں - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو لڑائی جھگڑوں سے اور ہر شر سے محفوظ رکھے - اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے - آمین اور ہماری جماعت میں کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے کہ ہمیں یا ہمارے امام کو تکلیف پہنچے + والسلام

(راقمہ اقبال بیگم بنت منشی محمد اسماعیل صاحب)

(محلہ دارالرحمت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی اشاعت بڑھانیکے لئے پوری پوری کوشش فرمائے + (مینجر)

صفائی اور پاکیزگی

خدا تعالے کو بھی مرغوب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (پ ۲ ع ۱۲) یعنے جو باطنی اور ظاہری صفائی اور پاکیزگی کے طالب ہیں - اللہ تعالے ان کو دوست رکھتا ہے - صفائی اور پاکیزگی ہمارے لئے نہایت ضروری اور لازمی اور فائدے کا موجب ہے - چنانچہ اللہ تعالے اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے - کلو من الطیبات واعملوا صالحا (پ ۱۸ ع ۴) یعنے پاکیزہ چیزیں کھاؤ - اور پاک عمل کرو - کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے ؛

میری پیاری بہنوں اسبات سے تو ہر ایک پڑھا لکھا انسان واقف ہے کہ صفائی کا اثر جسم پر اسقدر پڑتا ہے - کہ جس نسبت سے صفائی کا خیال رکھا جائے اسی نسبت سے جسم میں اجزاء پیدا ہوتے ہیں - دیکھو یورپ میں صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے - تو وہاں بیماریاں بہت کم پھیلتی ہیں - اور اگر کبھی وبا پھیل بھی جائے تو بہت جلد دب جاتی ہے ؛

میری بزرگ بہنوں - صفائی اور پاکیزگی میں تو ہمارا دوہرا فائدہ ہے - ایمان میں بھی ترقی ہوتی ہے - اور صحت بھی قائم رہتی ہے مگر افسوس ہمارے ملک ہندوستان میں اس طرف خاص توجہ نہیں - جسکے باعث آئے دن طرح طرح کی بیماریاں اور مہلک امراض پھیل جاتے ہیں - خاص کر دہلی میں تو بہت ہی امراض سننے میں آتے ہیں - اس کی وجہ یہی ہے - کہ گھر تنگ صفائی اور پاکیزگی کم صحت کے اصولوں سے ناواقفیت خبر نہیں کیا خدا کی حکمت ہے کہ ہمارے ملک میں صفائی کو بہت معمولی چیز سمجھا جاتا ہے حالانکہ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کو صفائی اور پاکیزگی کا خیال مقدم سمجھنا چاہیئے - اور اگر کسی گھر میں صفائی کا خیال آتا بھی ہے - تو صرف لباس تک ہی محدود رہتا ہے - حالانکہ کپڑوں کی صفائی صرف ایک ایسی شے نہیں کہ جس کا صحت کے لئے خیال رکھنا ضروری ہے - بلکہ علاوہ اس کے اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں - کہ جن کو انسان روزانہ استعمال کرتا ہے - جنکی صفائی کپڑوں سے زیادہ ضروری نہیں تو ان سے کم بھی نہیں سمجھنی چاہیئے - مگر عام طور پر ہمارے ہندوستان میں ان کی صفائی کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے - جسکی وجہ سے کمزور صحت والے لوگ بہت سی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں - اور خصوصاً بچوں پر تو اسکا بہت برا اثر پڑتا ہے - میری محترم بہنوں اسبات کو یاد رکھو - کہ جو زہر کا اثر بچپن میں کسی کے جسم میں گھر کر جائے اس کا اثر آخر دم تک قائم رہتا ہے - جن لوگوں کی صحت بچپن میں خراب ہو جائے

وہ اکثر عمر بھر بیمار ہی رہتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ جن کو بچپن میں بیماری گھر کر جائے۔ تو بڑے ہو کر وہ اس سے نجات حاصل کریں۔ تو عزیز بہنو! اپنی خاطر نہیں تو بچوں ہی کی خاطر صفائی اور پاکیزگی کو اپنا دستور العمل بنالو۔ چنانچہ مرض اور موت غلاظت اور تاریکی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور صحت اور عمر درازی روشنی اور صفائی کا پھل ہے۔ پس پیاری بہنوں اپنی اس عمر کو ایک نعمت عظمیٰ سمجھو +

بھلا کونسا انسان یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم جلد مرجائیں یا ہمیشہ بیمار رہیں۔ مگر ناواقفیت کے باعث تجربہ نہ ہونے کیوجہ سے جلد مرض اور موت کے شکار بن جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں۔ اور بدرروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑے وغیرہ دھوتے رہتے ہیں اور مسواک اور خلال کرتے ہیں اور بدن کو ہر ایک بدبو اور عفونت سے پاک صاف رکھتے ہیں۔ اور اپنے گھروں اور بستروں اور برتنوں کو ہر ایک قسم کی میل مٹی اور غلاظت سے بچاتے ہیں۔ وہ اکثر خطرناک وبائی امراض سے محفوظ رہتے ہیں +

میری معزز بہنوں ہم خدا کے فضل و کرم سے احمدی جماعت میں شامل ہیں۔ ہمیں تو ہر طرح اور ہر ایک پہلو سے آراستہ ہو جانا چاہیئے۔ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کریں۔ تاکہ جس طرح خداتعالےٰ نے مسیح موعود کے ذریعے ہم کو روحانی طور پر بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح جسمانی پاکیزگی اور صفائی میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں۔ اب میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ اور اپنے مولا کے حضور۔ یہ دعا کرتی ہوں کہ وہ ہم سب احمدی بہنوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ صفائی اور پاکیزگی کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کریں +

(راقمہ لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں)

ششماہی رپورٹ

لجنۃ اماء اللہ دھلی

ہمارا اجلاس خدا کے فضل و کرم سے ہر ماہ کی پہلی اتوار کو ہوتا ہے۔ جلسہ بابو اکبر علی صاحب ریلوے انجینئر کی کوٹھی پر اپنے وقت معیّن پر۔ ۳ جنوری کو منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ اہلیہ عبدالحمید صاحب نے وفات مسیح پر اپنا مضمون پڑھا۔ اہلیہ نذیر احمد صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ صرف قرآن مجید ہی مکمل کتاب ہے اور خدا کا کلام ہے۔ پھر دعا پر ایک بہن نے مضمون پڑھا۔ اور بتایا دعا ہی ایک ہتھیار ہے۔ جس سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ جائنٹ سیکرٹری صاحبہ نے سورۃ فاتحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا خلاصہ بیان کیا۔ لجنہ کی ترقی کے لئے دعا ہوئی

۲

۱۴ر فروری کو مختار احمد صاحب انسپکٹر کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ تقریباً تمام ممبرات لجنہ حاضر تھیں۔ مقصد اجلاس عہدیداران کا انتخاب تھا جسکو پریذیڈنٹ صاحبہ نے واضح فرمایا۔ کہ ممبرات لجنہ کو مختلف عہدوں کی ذمہ داری کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ کام وسیع پیمانے پر احسن انتظام سے ہو۔ چنانچہ حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئیں۔ اس عاجزہ کو سیکرٹری اور اے۔ ایم شمیم کو معاون سیکرٹری اور اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب کو تعلیم و تربیت کی سیکرٹری اور اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب کو مال سیکرٹری۔ اور آٹھ ممبر جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ عزیزہ خاتون بنت تحصیلدار اور اہلیہ بابو اعجاز حسین صاحب اور اہلیہ بابو اکبر علی صاحب اور اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب اور اہلیہ بابو عبد الحمید صاحب اور اہلیہ بابو عبد المجید صاحب اور اہلیہ بابو غلام حسین صاحب اور اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مرحوم اسکے بعد دعا ہوئی۔ پھر چندہ جمع ہوا۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

۳

۳ر مارچ کا جلسہ چند در چند وجوہات سے نہ ہو سکا۔ اور اس عاجزہ کی بھی طبیعت ناساز تھی۔

۴

۱۵ر اپریل کو اپنے وقت معینہ پر بابو اکبر علی صاحب ریلوے انجینئر کی کوٹھی پر جلسہ منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تقریر کی اور بتایا کہ انسان کی پیدائش کی کیا غرض ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا نبی تمہیں کس طرف لیجانا چاہتا ہے۔ پھر اے۔ ایم شمیم صاحبہ نے "کشتی نوح" کا درس دیا۔ اور اس خاکسارہ نے "شہادۃ القرآن" کا درس دیا۔ پھر بہت مشورے ہوئے۔ جس میں یہ بات پاس ہوئی کہ شہادۃ القرآن اور کشتی نوح کا درس ہر ماہ کے اجلاس پر ہوا کرے۔ جس میں کشتی نوح کا درس تعلیم و تربیت کی سیکرٹری صاحبہ دیا کریں۔ اور شہادۃ القرآن کا درس معاون سیکرٹری صاحبہ دیا کریں۔

۵

یکم مئی کو جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسارہ نے کشتی نوح کا درس دیا۔ پھر اہلیہ عبد الحمید صاحب نے وفات مسیح پر اپنا مضمون سنایا۔ اور پھر اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب نے مصباح میں سے مضمون پڑھا۔ پھر صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر سعیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب نے مضمون پڑھا۔ پھر اس کے بعد مشورے ہوئے اور چندہ جمع ہوا۔

۶

۵ر جون کو بھی اپنے وقت مقررہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا بو اکبر علی صاحب ریلوے انجینئر کی کوٹھی پر لجنہ کا
ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ اہلیہ عبد الحمید صاحب
نے صداقت مسیح موعود پر اپنا مضمون سنایا۔
پھر لیاقت زمانی بیگم صاحبہ نے مسیح موعود کے
نشانات بیان کرتے ہوئے صداقت کے معیار
بتائے۔ پھر اہلیہ شفیع احمد صاحب نے الحمد شریف
کا خلاصہ بیان کیا اور اپنی پر جوش تقریر میں بتایا کہ
سورۃ فاتحہ میں مسیح موعود کی صداقت کے دلائل
ہیں۔ اسکے بعد جائنٹ سیکرٹری صاحبہ نے
اپنا مضمون پڑھا۔ جو آنحضرت کا غلاموں کیساتھ
کیا سلوک تھا۔ پھر خاکسارہ نے کشتی نوح کا
درس دیا۔ مستورات کی تعداد تیس کے قریب
تھی۔ اس میں قابل ذکر چودہری ظفر اللہ خان صاحب
کی بیگم صاحبہ بھی شمولیت رکھتی تھیں۔ اُن کی
آمد کی خوشی پر پریذیڈنٹ صاحبہ نے سب کیطرف
سے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور بیگم صاحبہ موصوفہ
کی صحت کے لئے اور اولاد کے لئے سب نے
مل کر دعا کی پھر چندہ جمع ہوا۔ اور جلسہ برخاست
ہوا۔ اور ۲۴ جون کو ۶ بجے کے قریب شام کو لجنہ
کیطرف سے بیگم صاحبہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب
کو ٹی پارٹی دی گئی جس میں احمدی اور غیر احمدی
بہنوں نے شرکت کی۔ معز طبقہ میں سے زیادہ
حصہ تھا۔ پہلے ٹی پارٹی دی گئی۔ پھر سیکرٹری صاحبہ
نے ایڈریس سنایا۔ اس میں یہ بھی بتایا کہ ایسے
موقعوں پر رسمی طریق سے جذبات محبت و خلوص
کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم اپنے اس
اجتماع میں خدا تعالےٰ کی اُن تازہ بشارات کو
پورا ہوتے دیکھ رہی ہیں۔ جو ہمارے زمانہ کے
موعود نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
ذریعہ ظاہر کی گئیں۔ حضرت اقدس کے ابتدائی
زمانہ میں کسی کو گمان نہ ہوتا تھا۔ کہ اس مقدس
وجود سے تعلق پیدا کرنے والے ایسے جلیل القدر
عہدوں پر فائز ہوں گے۔ دیکھو خدائی کلمات
کس شان سے پورے ہوئے۔ کہا گیا تھا کہ
"تیرے نام کو عزت کے ساتھ شہرت
دوں گا"۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ان کلمات
طیبات کو آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے
دیکھتی ہیں۔ آئندہ آنے والی نسلیں ان سے
بڑھ چڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گی۔ اس پر ہم
خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہیں۔ اور دنیا کو
بتانا چاہتی ہیں۔ کہ یہ کامیابیاں غلامانِ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مقدر
ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ کہ بادشاہ
آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے
دُعا کرتے ہوئے یہ کارروائی ختم کی ایڈریس
خوبصورت چوکھٹے میں جڑا ہوا تھا۔ جو بیگم صاحبہ
کی خدمت مبارک میں پیش کر دیا۔ پھر بیگم صاحبہ
موصوفہ نے مختصر الفاظ میں لجنہ کا شکریہ ادا کیا۔
پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے بیگم صاحبہ کے
گلے میں سنہری ہار ڈالا۔ اور تمام کارکنوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کی طرف سے پھولوں کے کنٹھے پہنائے اور آپ کے ساتھ جو بہنیں تھیں اُنکے گلوں میں پھولوں کے کنٹھے ڈالے۔ پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے تعارف کرایا۔ پھر اہلیہ خادم حسین صاحب نے نہایت خوش الحانی سے وہ نظم سنائی جو بیگم صاحبہ موصوفہ کی آمد پر لکھکر لائی تھیں۔ چونکہ بیگم صاحبہ کو ضروری کام کیوجہ سے جلدی جانا تھا۔ اسلئے فوراً یہ کارروائی ختم کردی گئی۔ اور بہنیں خوشی خوشی اپنے اپنے گھر رخصت ہوئیں +

فقط زیادہ والسلام:۔

(راقمہ خاکسارہ خضر سلطان سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۲ء کو لجنہ اماء اللہ قادیان کا چوتھا ماہواری جلسہ زیر صدارت محترمہ اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد عاجزہ نے اخلاق فاضلہ پر اپنا مضمون سنایا۔ پھر حیات بیگم صاحبہ نے نماز پر اور استانی امتہ العزیز بیگم صاحبہ نے امداد اسکول پر اپنا مضمون سنایا۔ پھر کنیزہ فاطمہ صاحبہ نے "عورت کانسب العین" پر اور عظمت بیگم صاحبہ نے انبیاءؑ علیہم السلام کی بعثت کی غرض پر اپنا مضمون پڑھا۔ تمام مضمون نہایت دلچسپ اور صفائی کیساتھ پڑھے گئے۔ بعد ازاں حرم چہارم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائشی انعام میڈلز اور کتابیں تقسیم فرمائیں۔ پھر محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ نے مرکزی خواتین کو آئندہ نمائش کی اشیاء تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعاء جلسہ برخواست ہوا۔ فللہ الحمد۔

آئندہ نمائش دستکاری میں حصہ لیں

۱۹۳۱ء کی نمائش پر جن خواتین نے انعام حاصل کئے ان کے نام بترتیب مندرجہ ذیل ہیں:۔

استانی امتہ العزیز صاحبہ نے کروشیا میں فسٹ رہنے پر سلور میڈل حاصل کیا۔ فرخ سلطان بنت غلام محمد خانصاحب ای۔اے۔سی فیروزپور نے کشیدہ میں فسٹ انعام حاصل کیا۔ اہلیہ چودھری محمد شفیع صاحب اوورسیر قادیان نے سلائیوں کے کام میں فسٹ انعام حاصل کیا۔ اقبال بیگم (طالبہ علم نصرت گرلز سکول قادیان) نے دو سُوتی میں فسٹ انعام حاصل کیا۔ پینٹنگ میں زہرا بیگم بنت شمشاد علی خان صاحب مرحوم مجسٹریٹ نے فسٹ انعام حاصل کیا۔ تارکشی میں حمیدہ بیگم بنت نظام الدین صاحب (طالبہ علم نصرت گرلز سکول قادیان) نے فسٹ انعام حاصل کیا۔ استانی امتہ العزیز صاحبہ معلمہ نصرت گرلز سکول قادیان نے کشیدہ، سلائیوں کا کام، دوسُوتی ڈرائنگ، تارکشی وغیرہ میں سیکنڈ انعام حاصل کئے۔ حمیدہ نظام الدین صاحب نے کروشیا میں سیکنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعام حاصل کیا۔ فسٹ انعام سلور میڈل اور سیکنڈ کتابیں تھیں۔ چونکہ اب کی دفعہ ہمارے نصرت گرلز سکول کی طالبات نے نمائشی اشیاء تیار کرنے میں زیادہ حصہ لیا ہے اسلئے بحیثیت مجموعی ایک سلور میڈل جس پر سونے کی جھال تھی سکول کی طالبات کو لجنہ اماءاللہ نے بطور انعام مرحمت فرمایا۔ گذشتہ سال کی نمائش میں بیرونی بہنوں نے بہت کم حصہ لیا اسلئے ملتمس ہوں کہ ازراہ کرم آئندہ نمائش کو بارونق بنانے کیلئے نہایت تندہی اور جانفشانی کیساتھ کام کریں۔ تمام لجناؤں کا فرض ہے۔ کہ جلسے کر کے بہنوں کی توجہ مرکزی نمائش کو بارونق زیب دینے کیطرف منعطف کریں*

(نائب سیکرٹری لجنہ قادیان اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

دُعا کی درخواست

معزز ناظرات مصباح! شائد آپکو معلوم نہیں کہ آپکی بہن اور مصباح کی مضمون نگار محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ شمیم عرصہ پانچ ماہ سے دلکی بیماری کے باعث بستر علالت پر ہیں۔ اس پانچ ماہ کے عرصے میں انکی زندگی کئی مرتبہ نہایت خطرناک ساعتوں میں سے گذری ہے اور سچ تو یہ ہے۔ کہ ان کی نئی زندگی کی ان کے لواحقین بلکہ معالج سول سرجنوں کو بھی کوئی امید نہ رہی تھی۔

اسوقت ہمارے پاس صرف اپنے مقدس امام کی دعاؤں کی ڈھال ہی تھی۔ چنانچہ اُن مایوس کن گھڑیوں میں ہم اپنے محترم امام کو بار بار تاریں دیتے تھے۔ خطوط لکھتے تھے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ حضور ہی کی دعاؤں نے خدا کے فضل کو جذب کر کے مایوسی کو امید سے بدلا لیکن ابھی تک انکی صحت بہت دور ہے۔ آہ! بلکہ حالت پھر ابتر ہو رہی ہے۔ چارپائی سے اٹھنا محال ہے، بدن میں خون کا نام نہیں رہا جسم پر گوشت نہیں۔ بس ہڈیوں کا ڈھانچ رہ گئی ہیں۔ ہر ایک علاج ہو چکا اور ابھی ہو رہا ہے بڑے بڑے ڈاکٹر بھی زور لگا چکے۔ مگر کوئی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ وہ غذائیں جو مرکبات کی صورتیں ڈبوں سے بند ہو کر ولایت سے آتی ہیں انہیں بھی پانی میں گھولکر دیا جاتا ہے، مگر تا حال کوئی نمایاں فائدہ نہیں۔

عام کمزوری و ناتوانی کے علاوہ دل کی تکلیف سب سے زیادہ ہے دل یکایک بند ہو جاتا ہے۔ تمام جسم سرد پڑ جاتا ہے۔ اسوقت انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ تب کہیں دیر کے بعد نبض ملتی ہے۔ غرض کیا بتائیں بیٹے کی ولادت کے بعد سے انکی حالت سمجھنے میں آئی ہی نہیں۔ زندگی اور قضاء میں ایک جنگ سی ہو رہی ہے گھر میں بچے اور شوہر اپنی اپنی جگہ پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور قصوروں کو معاف فرمائے اور اپنے خاص فضل سے انہیں شفاء کامل عطا فرمائے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو خود پرورش کریں۔ آمین ثم آمین

میں سمجھتا ہوں کہ اپنی مصباحی بہنوں پر و... [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

کونے کا گلدستہ

میزپوش یا غلاف تکیہ پر ڈی۔ ایم سی کے
دھاگے سے ٹائی تربوزی۔ پتیاں سبز۔
پھول اندر و گرد سے آسمانی کاڑھیے۔ اسکی
سی
آئے گی ⁘ کے نشان والی
⊙ جگہ سے درمیان سے قینچی سے
خوبصورتی دیکھئے۔ اصلی گلدستہ

کڑھت دونوں طرف سے ایک
جگہ گرہ لگائیے۔ اور پھول والی
سوراخ کرکے مانند کاج کے بنائیں ⁘
معلوم ہوگا ⁘

سیدہ ثریا صادقہ :۔
جماعت ششم نصرت
گرلز ہائی سکول قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا ⁘